قسط نمبر - 4

استقامت کے لوازمات

محمد شریف بلغاری

۱۴۔ صالح آدمی کی نصیحت:

جب کوئی مسلمان آزمائش میں پڑ جاتا ہے، یعنی اللہ تعالی اسے پرکھنے کے لئے فتنے میں مبتلا کرتا ہے، تو ایسی حالت میں ثابت قدمی کے عوامل میں سے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اسے کسی نیک آدمی سے ملاقات کرا دیتا ہے۔ وہ صالح انسان اسے نصیحت کرتا ہے، اور مشکلات کے وقت صبر وشکر سے کام لے کر ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتا ہے، تو اللہ تعالی اس کی نصیحت آمیز باتوں سے اس کو فائدہ پہنچا دیتا ہے اور غلطیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ یہ کلمات ذکر الہی، اللہ تعالی سے ملاقات کا شوق، جنت کی نعمتوں اور جہنم کی آزمائشوں کے ذکر وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

میرے بھائی! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی سیرت کے انمول گوشوں میں سے چند مثالوں کا مطالعہ تو کیجئے۔ آزمائش کی بھٹی میں آپ کو ڈالا گیا، تا کہ صاف ستھرا کندن بن کر نکلیں، آپکو خلیفہ مامون الرشید کی طرف پا بہ زنجیر لے جایا گیا، ان تک پہنچنے سے پہلے آپ کو سخت وعید اور شدید عذاب کی دھمکیاں سنائی گئیں، یہاں تک کہ آپ کے خادموں میں سے کسی نے کہا: مجھ پر سخت گراں ہو رہا ہے اے ابوعبداللہ! اس لئے کہ مامون نے ایسی تلوار بے نیام کی ہے، اس جیسی تلوار کبھی نہیں سونتی گئی تھی، اور وہ قرابت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھا رہا ہے کہ اگر آپ خلق قرآن کی بات پر مثبت جواب نہ دیں تو آپ کو اس تلوار سے قتل کیا جائے گا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۱/ ۳۳۲)

ایسے حالات میں اہل بصیرت میں سے بعض ہوشیار لوگوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے اپنے امام کو ثابت قدم رکھنے کے لیے کچھ کلمات کہنا چاہا۔ جیسا کہ امام ذہبیؒ نے ابوجعفر الانباریؒ سے روایت کی ہے۔ جب امام احمد بن حنبلؒ کو مامون کی طرف لے جایا گیا تو مجھے خبر دی گئی، میں نے دریائے فرات پار کیا، اس وقت آپ سرائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپؒ نے فرمایا: مجھے قید کیا گیا ہے۔

میں نے کہا آج آپ تمام لوگوں کے سردار اور امام ہیں، لوگ آپ کی اقتدا کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر آپ خلق قرآن کے قائل ہو جائیں تو بہت سے لوگ اس عقیدے کے ماننے والے ہو جائیں گے۔ اگر آپ ڈٹ جائیں تو بہت سے

لوگ اس باطل عقیدے سے باز رہیں گے۔ اس کے باوجود اگر آپ کو قتل نہ بھی کیا جائے، پھر بھی ایک دن مرنا تو ہے ہی، موت سے کسی کو مفر نہیں۔ لہذا اللہ تعالی سے ڈرتے رہنا اور خلق قرآن کا قائل نہ ہو جانا، یہ باتیں سن کر امام احمد رونے لگ گئے، اور فرمانے لگے ''ماشاء اللہ''۔ پھر کہا: اے ابو جعفر اپنے کلمات دہرایئے.... میں نے دہرایا، تو آپ کہتے رہے: ''ماشاء اللہ'' (سیر اعلام النبلاء ۲۳۸/۱۱)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مامون کی طرف کوچ کے دوران رونما ہونے والے واقعات میں سے ایک یہ بھی بیان کیا ہے ''ہم رحبہ پہنچے یہاں سے آدھی رات کو سفر شروع کیا۔ یہاں ہمارے سامنے ایک آدمی نے آکر کہا تم میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ کہا گیا: ''یہ ہے۔'' ساربان نے کہا: ٹھہر جاؤ...... پھر کہا: اے شخص! کوئی حرج نہیں کہ آپ یہاں مارے جائیں اور جنت میں داخل ہو جائیں۔ پھر کہا: ''آپ کو اللہ تعالی کے حوالے کرتا ہوں۔'' پھر وہ آدمی چلا گیا۔

آپؒ کا بیان ہے کہ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ ربیعہ قبیلے کا ایک شخص ہے۔ گاؤں میں اُون کا کام کرتا ہے، اسے جابر بن عامر کہتے ہیں، اور اچھا آدمی ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ۲٤١/١١)

البداية والنهاية میں ہے کہ اس بدوی نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: (اے شخص! آپ لوگوں کے پاس پہنچنے والے ہیں' ان پر منحوس مت بن جانا' آپ لوگوں کے سردار اور امام ہیں۔ لہذا جس چیز کی طرف وہ لوگ بلائیں گے ان کا کہنا نہ ماننا۔ ورنہ تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ روز قیامت آپ کو اٹھانا پڑے گا۔ اگر آپ کو اللہ تعالی سے محبت ہے، تو جس آزمائش میں آپ ہیں، اس پر صبر کریں۔ آپ کے اور جنت کے درمیان فاصلہ صرف اتنا ہے کہ آپ قتل کیے جائیں۔'' امام احمدؒ نے فرمایا: اس بدوی کی باتوں نے میرے عزم و ہمت کو اور مضبوط بنایا' اور جس چیز کی طرف حکمران مجھے بلا رہے تھے' اس سے باز رہنے کا ذریعہ بنا۔ (سیر اعلام النبلاء ۳۳۲/۱)

ایک روایت کے مطابق امام صاحبؒ نے فرمایا: ''جب سے میں مسئلہ خلق قرآن میں پڑا، رحبہ طوق شہر میں اس اعرابی کی بات سے زیادہ قوی اور پرتاثیر بات میں نے نہیں سنی۔ اس بدوی نے کہا: ''اے احمد! اگر حق کے پیچھے تو مارا جائے تو شہادت کی موت مرے گا' اور اگر زندہ رہے تو عمر بھر تعریف کیا جاتا رہے گا۔'' اس بات سے میرا دل مضبوط ہو گیا۔ (سیر اعلام النبلاء ۲٤١/١١)

امام احمدؒ اپنے ساتھی محمد بن نوحؒ کے متعلق کہتا ہے جو اس فتنہ خلق قرآن میں آپ کے ساتھ ثابت قدم رہا تھا، کم عمری اور قلت علم کے باوجود اللہ کے حکم پر ڈٹ جانے میں محمد بن نوحؒ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس کا

خاتمہ بخیر ہوا ہوگا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا: ''اے ابوعبداللہ! اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! آپ مجھ جیسے نہیں' آپ ایسا آدمی ہے جس کی اقتدا کی جاتی ہے۔ لوگوں نے اپنی گردنوں کو آپ کی جانب بڑھا لیا ہے' کہ آپ کی طرف سے کیا ردعمل ہوتا ہے''۔ اللہ سے ڈرتے رہو اور خلق قرآن کے مسئلے میں اللہ کے حکم پر ڈٹے رہو' پھر یہ نوجوان وفات پا گیا' میں نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور دفن کیا۔ (سیر اعلام النبلاء ١١/ ٢٤٢)

آپ کے رفقائے جیل نے بھی آپ کو ثابت قدم رہنے پر زور دیا۔ امام صاحبؒ نے ایک دفعہ جیل میں فرمایا: ''جیل کا مجھے کچھ پروا نہیں' میرا گھر اور جیل ایک جیسا ہے' اور نہ تلوار سے قتل کا خوف ہے۔ مگر جس چیز سے میں ڈرتا ہوں اور جس سے قدم ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے، وہ کوڑوں کی سزا ہے''۔ آپؒ کی یہ بات سن کر بعض قیدیوں نے کہا: اے ابو عبداللہ! اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں، ایک یا دو کوڑے لگنے کے بعد آپ کو پتہ ہی نہیں چلے گا کہ کوڑا کدھر لگ رہا ہے۔ یہ بات سن کر آپ سے خوف جاتا رہا۔ (سیر اعلام النبلاء ١١/٢٤٠)

پیارے بھائیو! نیک لوگوں سے نصیحت کی تمنا کرتے رہو، اور نصیحت پر کان دھرتے رہو۔ نصیحت طلب کرنے کے کچھ مواقع درج ذیل ہیں:

☆ ہر اس سفر سے پہلے نصیحت طلب کرو' جس میں خطرات کی توقع ہو۔

☆ آزمائش کے وقت یا متوقع ابتلاء سے پہلے نصیحت طلب کرو۔

☆ جب کسی منصب کے لئے آپ کا انتخاب ہو جائے، یا کسی مال ومتاع کا وارث بنے تو نصیحت کی فرمائش کرو۔ خود کو اور دوسروں کو بھی حق پر ثابت قدم رکھنے کی کوشش کرو' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی مؤمنوں کا دوست وکارساز ہے۔

١٥ - جنت کی نعمتوں اور جہنم کے عذاب پر غور کرنا اور موت کو یاد کرنا:

جنت خوشیوں کا شہر، غمخواری کی جگہ اور مؤمنوں کی منزل ہے۔ فطرت انسانی آرام طلب ہوتی ہے۔ بغیر کسی قربانی، محنت ومشقت کے اور مشکلات برداشت کیے بغیر من پسند نتائج کی طلب گار رہتی ہے۔ جب تک مشکلات وشدائد کے مقابلے میں آرام وسکون ملنے کی امید نہیں ہوتی' کچھ کرنا نہیں چاہتی۔ جو شخص اپنے عمل کی اجرت کو جانتا ہے' اس کے لئے محنت آسان ہو جاتی ہے' وہ آگے بڑھتا جاتا ہے۔ مسلمان جانتا ہے کہ اگر وہ ثابت قدم نہ رہے، تو وہ جنت جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے برابر ہے' اس سے محروم ہونا پڑے گا۔ اور نفس انسانی زمین کی پستی سے عالم علوی کی طرف لے جانے کا

متمنی رہتا ہے۔صحابہ کرام ﷡ کومشکلات کے وقت ثابت قدم رکھنے کے لئے اللہ تعالی کے پیارے رسول ﷺ جنت کا ذکر کیا کرتے تھے۔جیسے کہ حدیث شریف میں آتا ہے: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کا گزر اس جگہ سے ہوا، جہاں کفار قریش حضرت یاسر، عمار اور سمیہ رضی اللہ عنہم کو ایذاء دے رہے تھے۔اس وقت رسول اکرم ﷺ نے فرما:{**صبرا آل یاسر صبرا فان موعدکم الجنة** }''اے آل یاسر! صبر کرو تمہارے لئے جنت کا وعدہ ہے''۔ (الحاکم ۳/۳۸۳ وقال حسن صحیح ۔فقه السیرة مع تحقیق الالبانی ص۱۰۳)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے انصار ﷡ سے فرمایا کرتے تھے:{ **انکم ستلقون بعدی أثرة فاصبروا حتی تلقونی علی الحوض**} (متفق علیه) ''تم میرے بعد ترجیح وخودغرضی دیکھو گے، اس وقت صبر کیے رہنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر ملو''۔

اسی طرح قبر میں' میدان محشر میں' حساب وکتاب کے وقت' اعمال تولنے کے وقت' پل صراط پر' اور آخرت کی دیگر منازل میں نیکوکاروں اور بدکاروں کے حالات پر غور وفکر کریں گے تو حق پر ثابت قدمی نصیب ہوگی۔

اسی طرح موت کو کثرت سے یاد کرتے رہنے سے نفس مسلم گناہوں میں پڑنے سے بچتا ہے، حدود اللہ کو پامال کرنے سے اجتناب کرتا ہے۔اس لیے کہ جب انسان یہ جان لیتا ہے کہ موت اس کی جوتی کے تسمے سے بھی قریب تر ہے' اور موت چند لحظات میں ہی آسکتی ہے، تو نفس کو گناہوں کی پستی میں گرنے سے بچاتا ہے اور دین حق سے انحراف کا تصور ہی نہیں کرسکتا۔اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: {**أکثروا من ذکر هاذم اللذات**} ''لذتوں کو ختم کرنے والی چیز (موت) کو زیادہ سے زیادہ یاد کرو''۔(ترمذی ۲/۵۰ وصححه الألبانی فی الارواء ۳/۱۴۵)

ثابت قدم رہنے کے مقامات:

ثابت قدم رہنے کے مواقع تو بہت ہیں، یہاں ہم اجمالی طور پر بعض کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں:

۱۔ **آزمائش کے وقت ثابت قدمی**: دلوں پر جو مختلف واردات اور حالات پیش آتے ہیں وہ مختلف فتنوں اور آزمائشوں کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں، جب کسی کو تنگی وکشادگی، غمی اور خوشی پیش آتی ہے تو اس وقت صرف اصحاب بصیرت یعنی جن کے دل ایمان کی دولت سے معمور ہوں' وہی ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔

فتنوں اور آزمائشوں کی مختلف قسمیں ہیں، جن میں سے بعض درج ذیل ہیں:

☆ **مال ودولت کا فتنہ:** مال ودولت، انسان کے لئے فتنہ ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿ **ومنهم من عاهد الله لئن آتانا الله من فضله لنصدقن ولنكونن من الصلحين ۞ فلما آتاهم من فضله بخلوا به وتولوا وهم معرضون ۞** ﴾ (التوبة/ ۷۵ــ۷٦) ''ان میں سے وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے تو ضرور بضرور ہم صدقہ وخیرات دیں گے، اور ضرور نیکوکاروں میں سے ہوجائیں گے۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں (مال) دیا تو یہ اس میں کنجوسی کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا''۔ (جاری ہے)

۞۞۞۞۞

رحمت ہی کر الٰہی

اسلافِ دیں کا خادم اثری چلا گیا ہے
وعظ و بیاں کے دم سے مصری گھلا گیا ہے

دارالعلوم کا خادم ، نصفِ صدی سے پیہم
خدمت خلوص سے کر کے مالی چلا گیا ہے

دارالقضا کا ممبر، فیصل تنازعوں کا
افتاء کا سارا دفتر، منشی چلا گیا ہے

شرک و بِدَع کے اوپر، بجلی تھا بن کے گرتا
تبلیغِ دیں کا ماہر، داعی چلا گیا ہے

سکردو میں پہلے ہر دم ، تعلیمِ دیں کے دوراں
رغبت دلا کے مجھ کو شوقیں بنا گیا ہے

رحمت ہی کر الٰہی ! نازل تو ان کے اوپر
تیری ہی آس لے کر اثری چلا گیا ہے

اُبو محمد